بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلوسِ میلاد پر لنگر لٹانے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

جلوس پر چاول یا جوس وغیرہ کے ڈبے پھینکنا کیسا؟

جواب

جلوس وغیرہ کے موقع پر لوگوں میں لنگر تقسیم کرنا باعثِ اجر و ثواب ہے، یہاں تک حدیث میں ہے کہ جو لوگ اللہ کے بندوں کو کھانا کھلاتے ہیں، اللہ تعالی فرشتوں میں ان لوگوں پر اپنی شایان شان فخر فرماتا ہے، البتہ! لنگر تقسیم کرنے کا یہ انداز کہ چاول یا جوس کے ڈبے وغیرہ جلوس پر اس طرح پھینکے جائیں کہ کچھ ہاتھوں میں آئیں، کچھ زمین پر گریں، اور کچھ پاؤں کے نیچے آئیں، ہرگز درست نہیں، کہ اس میں رزق کی بے حرمتی ہوتی اور مال ضائع ہوتا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے رزق کی بے قدری و بے حرمتی اور مال کے ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے، لہذا جلوس وغیرہ کے موقع پر لنگر تقسیم کرنا ہو، تو ادب واحترام کے ساتھ مہذب انداز سے لوگوں میں بانٹا جائے، ان کے ہاتھوں میں دیا جائے، اور ہر اس انداز سے بچا جائے، جس میں رزق کی بے حرمتی ہوتی، یا مال ضائع ہوتا ہو۔

الترغیب والترھیب میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إن الله عز وجل يباهي ملائكته بالذين يطعمون الطعام من عبيده" ترجمہ: بیشک اللہ تعالی فرشتوں کے سامنے ان لوگوں پہ فخر فرماتا ہے، جو اس کے بندوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (الترغیب والترھیب، جلد2، صفحہ38، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

سنن ابن ماجہ میں روایت ہے "عن عائشة، قالت: دخل النبي صلى الله عليه وسلم البيت، فرأى كسرة ملقاة، فأخذها فمسحها، ثم أكلها، وقال: يا عائشة أكرمي كريما، فإنها ما نفرت عن قوم قط، فعادت إليهم" ترجمہ: حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم گھر میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا گرا ہوا دیکھا، آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کو اٹھا کر صاف کیا، پھر اس کو تناول فرمالیا، اور فرمایا: اے عائشہ! (رضی اللہ تعالی عنھا) قابل احترام چیز (یعنی روٹی) کا احترام کرو، کیونکہ جب بھی یہ کسی قوم سے بھاگی، کبھی اس کے پاس لوٹ کر نہیں آئی۔ (سنن ابن ماجہ، باب النھی عن القاء الطعام، صفحہ664، رقم الحدیث3353، دار ابن کثیر، دمشق)

فتاوی رضویہ میں ہے "کھانا کھلانا لنگر بانٹنا بھی مندوب و باعثِ اجر ہے۔۔۔ مگر لنگر لٹانا جسے کہتے ہیں کہ لوگ چھتوں پر بیٹھ کر روٹیاں پھینکتے ہیں، کچھ ہاتھوں میں جاتی ہیں کچھ زمین پر گرتی ہیں، کچھ پاؤں کے نیچے ہیں، یہ منع ہے کہ اس میں رزق الٰہی کی بے تعظیمی ہے، بہت

علماء نے تو روپوں پیسوں کا لٹانا جس طرح دلہن دولہا کی نچھاور میں معمول ہے، منع فرمایا کہ روپے پیسے کو اللہ عزوجل نے خلق کی حاجت روائی کے لئے بنایا ہے تو اسے پھینکنا نہ چاہئے، روٹی کا پھینکنا تو سخت بیہودہ ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد24، صفحہ 521، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے "بعض لوگ لنگر لٹاتے ہیں یعنی روٹیاں یا بسکٹ یا اور کوئی چیز اونچی جگہ سے پھینکتے ہیں، یہ ناجائز ہے، کہ رزق کی سخت بے حرمتی ہوتی ہے، یہ چیزیں کبھی نالیوں میں بھی گرتی ہیں اور اکثر لوٹنے والوں کے پاؤں کے نیچے بھی آتی ہیں اور بہت کچھ کچل کر ضائع ہوتی ہیں۔ اگر یہ چیزیں انسانیت کے طریق پر فقرا کو تقسیم کی جائیں، تو بے حرمتی بھی نہ ہو اور جن کو دیا جائے انہیں فائدہ بھی پہنچے، مگر وہ لوگ اس طرح لٹانے ہی کو اپنی نیک نامی تصور کرتے ہیں۔" (بہارِ شریعت، جلد3، صفحہ 647، 648، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5392

تاریخ اجراء: 24 ربیع الاول 1448ھ/07 ستمبر 2026ء